......''اور......اور''......

آئینہ

سلطان وحید ہانگ کانگ

عجیب سا لفظ ہے یہ ......اور......

''اور'' پر اگر کرتے جائیں غور......تو عجیب عجیب کیفیات اور عجیب عجیب خواہشات آتی جاتی ہیں۔

یہ ''اور'' ہی ہے کہ ہم اس کی تلاش میں اپنی ہستی گم کر دیتے ہیں، ایک بندہ اچھا خاصا کما کر بھی ''اور'' کی تلاش و جستجو میں مصروف رہتا ہے۔

ایک بنگلہ بنانے کی خواہش تھی وہ پوری ہوگئی ہے بس ایک ''اور'' بنا لوں تو سکون سے بیٹھ جاؤں، ایک اچھا پلاٹ لینے کی آرزو تھی وہ پوری ہوگئی ہے بس ایک ''اور'' اچھا پلاٹ مل جائے تو سکون آ جائے......

اسی ''اور'' کے چکر میں ہماری ساری زندگی چکروں میں رہتی ہے، دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ''اور'' دراصل ہمارے اندر کی لالچ ہے جو ''اور'' کی شکل میں نکلتا ہی رہتا ہے......

ایک ''اور'' قسم کے ''اور'' سے آپ کا تعارف کراتے ہیں، یہ اور ہے ''اور سناؤ......''

ٹھیک ٹھاک گفتگو کرنے کے بعد بھی بہت سے لوگوں کی عادت شریفہ ہوتی ہے ''اور سناؤ''، یعنی اب تک جو سنایا وہ کیا ہوا، لیکن کیا کریں عادت کہ ''اور سناؤ'' اور باتونی قسم کے لوگوں کو تو یہ ''اور سناؤ'' اتنا بھاتا ہے کہ وہ واقعی ''اور سنانے'' لگ جاتے ہیں۔

یہاں ہانگ کانگ میں چونکہ ٹیلی فون سسٹم کچھ اس قسم کا ہے کہ لگی بندھی رقم آپ نے ادا کرنی ہے چاہئے فون (گھریلو) جتنا بھی استعمال کریں، اسی لئے لوگوں کی گفتگو میں یہ ''اور سناؤ'' بہت زیادہ داخل ہے، جہاں موضوع میں کچھ بوریت آئی جھٹ سے کہہ دیا، اچھا اس بات کو چھوڑو ''اور سناؤ'' اور پھر اور سننے اور سنانے کا موقع مل جاتا ہے۔

انٹرنیشنل فون کال سسٹم پہلے پہل بہت مہنگے تھے اسی لئے لوگ فون کارڈ خریدتے اور بس ضروری بات چیت کرتے، دھیرے دھیرے انٹرنیشنل کال سسٹم کے نرخوں میں اتنی تبدیلی آئی کہ وہاں پر بھی لوگوں نے ''اور سناؤ'' ''اور سناؤ'' کی رٹ لگا دی۔ اب اچانک جو ریٹ واپس بڑھ گئے تو اپنے وطن سے جب آواز آتی ہے کہ ''اور سناؤ'' تو یہاں سے کچھ یوں جواب جاتا ہے ''دعا کریں کہ ریٹ ذرا سستے ہو جائیں تو اور سنائیں گے، فی الحال اتنا ہی......''

ویسے بائی دا وے یہ ''اور سناؤ'' میں کام کی باتیں کم اور غیبت زیادہ ہوتی ہے اور غیبت کا ہمارے لوگوں کو جو چسکہ پڑا ہوا ہے اس کے اپنے مزے ہیں...... لاکھ سمجھاؤ...... بھائی غیبت گناہ ہے، جوب دیتے ہیں کہ ہم غیبت کہاں کر رہے ہیں، اس بندے کی وہ برائی بیان کر رہے ہیں جو اس میں موجود ہے، ارے بھئی تو غیبت ہے جو ان میں موجود برائی کو ان کے منہ پر نہ کہہ سکتے ہو اور اگر خدانخواستہ وہ برائی جو بیان کر رہے ہوں وہ موجود نہیں تو پھر تو تہمت اور بہتان ہے، جو غیبت سے بھی سخت گناہ ہے۔

اللہ ہماری اصلاح فرمائے اور لوگوں کی برائیوں پر نظر رکھنے کی بجائے خود اپنی برائیوں پر نظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

تو بات ہو رہی تھی ''اور'' کی

رشتہ طے ہو جانے پر دولہا کے لالچی ماں باپ نے ایک طویل فہرست دلہن کے ماں باپ کے حوالے کی، وہ بے چارے یہ فہرست دیکھ کر صرف یہ ہی کہہ سکے ''اور کچھ''، اب ان کا اور کچھ تو طنز اتھا، مگر لالچ نے دولہا کے ماں باپ کو اتنا اندھا کر دیا تھا کہ وہ طنز کو سمجھ ہی نہ سکے اور بولے ''اجی اگر ایک عدد گاڑی بھی دولہا میاں کے لئے ہو جائے تو...... دیکھیں نا...... آخر آپ اپنی بیٹی کو ہی تو دیں گے نا'' یہ ''اور کچھ'' بھی عجیب ہی چکر میں پھنسا دیتا ہے۔

پاکستان جانے والے ایک صاحب نے فون کر کے اپنے گھر والوں، عزیزوں اور دوستوں کو آنیکی اطلاع دی اور ساتھ ہی فرمائشیں پوچھیں، وہ جو کہتے، ان کے منہ سے نکلتا ''اور کچھ'' اور وہاں سے ''اور کچھ'' کی صورت میں فہرست طویل ہوتی جاتی، بہر حال آخر میں وہ اپنے لئے تو کچھ بھی نہیں ''اوروں'' کیلئے ''بہت کچھ'' لے گئے۔

ڈاکٹر اور مریض کا تعلق بھی عجیب سی صورت حال پیدا کر دیتا ہے، کہیں ڈاکٹر ذرا سخت مزاج ہوتا ہے تو مریض زیادہ بول نہیں پاتا، گھر آنے کے بعد اسے یاد آتا ہے کہ فلاں فلاں کا تو میں نے ذکر کیا ہی نہیں اور اگر ڈاکٹر ذرا نرم دل، خدا ترس ہو تو صرف یہ پوچھنے پر کہ ''اور کیا حال ہے؟'' تو راستے میں بھی یار لوگ پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب فلاں فلاں صورت میں کیا کرنا چاہئے، اگر متلی ہو تو کیا کروں اگر نہ ہو تو، کھانسی بلغم کیساتھ ہو تو کیا کروں اور بغیر بلغم کے ہو تو کیا کروں...... اسی لئے ہوشیار قسم کے ڈاکٹر ''اور کیا حال ہے'' پر زیادہ زور نہیں دیتے۔

پولیس والوں کا جملہ ذرا مختلف ہے وہ مشتبہ شخص سے پوچھتے ہیں ''اور کون کون تمہارے ساتھی ہیں؟'' مشتبہ شخص اگر کوئی سیاسی بیک گراؤنڈ نہیں رکھتا تو فر فر ''اوروں'' کے نام بتا دیتا ہے، ورنہ جو حشر پولیس اس کا کرتی ہے، اس سے سمجھدار قسم کے چور حضرات خوب واقف ہیں۔

ایک اور کچھ اور ہی قسم کا ہے، ایک سردار جی نئے نئے یورپ آئے، ریسٹورنٹ میں کھانے کا آرڈر دیا، کھانا مزیدار تھا، اس کا جی اور کھانے کو چاہا، انگلش بولنے کا بھی شوق تھا اور ان کو بتانا بھی چاہتا تھا کہ ہمیں انگلش آتی ہے، بیرے کو بلایا اور کہا ''One Plate And'' یعنی ''ایک پلیٹ اور'' اب بیرا بے چارا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور سردار جی بار بار کہہ رہے تھے ''ون پلیٹ اینڈ'' اور ساتھ ہی غصہ بھی ہو رہے تھے کہ ان کو انگلش ہی نہیں آتی، خوامخواہ میں ایسے بندے کو کام پر رکھ لئے ہیں وہاں ایک اور سردار جی بیٹھے تھے وہ اٹھ کر آئے اور ان کا مدعا سمجھ کر بیرے کو سمجھا دیا کہ ان کو ایک پلیٹ اور چاہئے، یوں مسئلہ حل ہوا، بعد میں معلوم ہوا کہ مسئلہ حل کرنے والے سردار کے ساتھ بھی شروع شروع میں اسی طرح ہوا تھا۔

آخر میں یاد آیا ایک صاحب نے خیریت پوچھنے پر جواب دیا ''اللہ اور خیر کرے''، ہم نے وضاحت چاہی تو وہ صاحب بولے، ''جو ہمارے کرتوت ہیں اس پر تو ہم پر غیظ و غضب نازل ہو، لیکن اللہ رحمٰن و رحیم کی طرف سے خیر ہے، اسی لئے کہتا ہوں کہ اللہ اور خیر کرے''

واقعی رب کا کرم اور فضل اور خیر چاہئے۔